السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالی نے ہمیں مال ودولت اس فراوانی سے عطا فرمایا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے اسے امریکی بینکوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، ہم مسلمان ہیں اسی لئے ہم سے بینکوں والے بہت خوش ہیں اوروہ ہمیں بیوقوف سمجھتے ہیں کیونکہ ہم سودی رقوم کوان بینکوں میں چھوڑدیتے ہیں تووہ مسلمانوں کے اس مال کو عیسائیت کی تبلیغ واشاعت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم ان اموال سے استفادہ نہیں کرسکتے ؟ کیا ہم اسے فقیر مسلمانوں پر یا مسجدوں اوراسلامی مدارس کی تعمیر پر خرچ کردیں ؟ کیا مسلمان ، بینک سے اس سودی رقم کے لینے پر گناہ گار ہوگا خواہ وہ اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین ہی کو بطور عطیہ کیوں نہ دے دے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی بینکوں میں اپنے اموال کو رکھنا جائز نہیں خواہ یہ بینک مسلمانوں کے ،ہوں یا غیر مسلموں کے کیونکہ اس میں گناہ اور ظلم کی کاموں میں تعاون ہے خواہ آپ سود نہ بھی لیں پھر بھی سودی بینکوں میں رقوم رکھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص حفاظت کے لئے بینکوں میں رقوم رکھنے پر مجبور ہوجائے اوروہ سود نہ لے توامید ہے کہ

ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ارشاد باری تعالی ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ (الانعام ۶/۱۱۹)

''جو چیزیں ہم نے تمہارے لئے حرام ٹھہرادی ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان دی ہیں مگراس صورت میں کہ ان کے (کھانے کے)لئے ناچار ہوجاہ۔''

اگر کوئی شخص سودلینے کے لئے ان بینکوں میں اپنی رقوم رکھے توپھر یہ بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ سود اکبر الکبائر میں سے ہے ،اللہ تعالی نے اسے اپنی کتاب کریم میں اوراپنے رسول امین ﷺ کی زبانی حرام قراردیا ہے اوربتایا ہے کہ سود بلآخر نابود ہوجانے والا ہے اور جوشخص سودی لین دین کرتا ہے اس نے گویا اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے مال ودولت کی فراوانی سے نوازا ہو، انہیں چاہئے کہ وہ اسے نیکی اوراحسان کے کاموں اور مجاہدین کی مدد کے لئے خرچ کریں، اللہ تعالی انہیں اجروثواب عطا فرمائے گا اور خرچ کئے جانے والے مال کا نعم البدل بھی عطا کرے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے:

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرة ۲/۲۷۴)

''جو لوگ اپنا مال رات ، دن اورپوشیدہ وظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اوران کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اورنہ غم۔''

اور فرمایا:

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا ۳۴/۳۹)

''اورتم جوچیز خرچ کروگے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

یہ حکم عام ہے جوزکوۃ وغیر زکوۃ سب کوشامل ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کردینے سے اللہ تعالی بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جوشخص اللہ تعالی کے لئے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالی اسے سربلند فرمادیتا ہے۔ یہ بھی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر روز صبح کے وقت اللہ تعالی دوفرشتوں کو نازل فرماتا ہے ،جن میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما اور مال روک رکھنے والے کے مال کو تباہ برباد کردے'

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے اورضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات واحادیث ہیں۔

اگرصاحب مال جہالت یا تساہل کی وجہ سے اپنے مال کا سود وصول کرے ، پھر اللہ تعالی اسے رشد وبھلائی کی ہدایت عطا فرمائے تو اسے چاہئے کہ اس مال کو نیک کاموں میں خرچ کردے اوراپنے مال میں اسے باقی نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں شامل ہوجاتا ہے ،اسے تباہ وبرباد کردیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (البقرة ۲/۲۷۶)

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقے خیرات کو بڑھاتا ہے۔''

((واللہ ولی التوفیق))

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 317

محدث فتویٰ